© rasailojaraid.com

بلاسود بنکاری بمقابلہ سودی نظام

خزانے اور اقتصادی امور کے وزیر مملکت سردار آصف احمد علی نے آ... ایک بیان (بحوالہ جنگ راولپنڈی ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ء) میں کہا کہ ربٰو حرام ہے سود نہیں اور متبادل انتظام کے بغیر سود ختم کرنے سے ملکی معیشت تباہ ہو جائے گی مزید برآں علم... الزامات لگانے کی بجائے صحیح سمت میں قوم کی رہنمائی کریں۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر سود حرام نہیں تو حکومت نے از خود جنوری ۱۹۸۴ء میں بلاسود کاؤنٹر کیو... کھولے؟ حکومت وقت نے خود تسلیم کیا تھا کہ سود حرام ہے اور اس سے بچنے کے لیے یہ اقدامات کئے گئے تھے۔ اب ... طے شدہ پالیسی سے انحراف کیوں کیا جا رہا ہے۔ ربٰو کی تعریف کو از سر نو چھیڑ کر اس مسئلہ کو متنازعہ بنایا جا رہا ہے وا... رہے کہ ربٰو کی اصطلاح سود کی تمام شکلوں اور نوعیتوں پر محیط ہے۔ ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہ بھی تحریر ہے کہ ا... نے سود کے حرام نہ ہونے کے بارے میں کوئی فتویٰ نہیں دیا ورنہ اسے وفاقی شرعی عدالت میں پیش کیا جاتا۔

جہاں تک متبادل نظام کا تعلق ہے تو اسلامی نظریاتی کونسل جو کہ ایک آئینی ادارہ ہے اور موجودہ دور ... شیخ الاسلام کا درجہ رکھتا ہے اس نے ماہرین معیشت اور بنکاری کی مدد سے ۱۹۸۰ء میں ایک تفصیلی رپورٹ مرتب ... کہ سود کی لعنت سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے اور شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے طریقے کار کیا ...

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی اس رپورٹ "بلاسود بنکاری" ۱۹۸۰ء کو ... بنا کر آگے چلے۔ واضح رہے کہ اس رپورٹ میں چند ایک خامیاں رہ گئی ہیں اس کی اصلاح ۸۴ - ۱۹۸۳ء میں ... سالانہ رپورٹ کونسل کر دی گئی تھی یہ ایک مکمل اور بہت جامع رپورٹ ہے جو کہ پارلیمنٹ کو پیش ہو چکی ہے ... عمل درآمد کی محتاج ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل (جس میں علماء شامل ہیں) اس مسئلہ پر پہلے ہی حکومت کی صحیح رہنمائی کر چکی ہے حکو... کا فرض ہے کہ وہ الزام تراشی اور حیلے وبہانوں سے کام لینے کی بجائے صدق دل کے ساتھ اس رپورٹ پر عمل کروائے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین ابدی ہیں اور ان کو اپنانے سے ہی امت مسلمہ فلاح کا راستہ پا سکتی ہے۔

عبدالرحمن، افشاں کالونی، راولپنڈی

الحق کے مضامین اور قارئین کے تاثرات

ماہ صفر کا شمارہ الحق یہاں ابھی ابھی پہنچا ہے۔ اس میں آپ کا گ... مقالہ ازواج مطہراتؓ کے مکانات کے جالب نظر رہا۔ ... استفادہ کیا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

شاید دس بارہ سال ہوتے ہونگے، اسی موضوع پر اس ناچیز جاہل نے بھی ایک مقالہ شائع کیا تھا اور ا... مسجد نبوی اور ان متبرک مکانوں کا نقشہ بھی شامل کیا تھا یہ اعظم گڑھ کے رسالہ الرشاد میں چھپا ہے۔ اطلاعاً ع...

© rasailojaraid.com